https://doi.org/10.58352/tis.v48i2.932

The Islamic Culture
Bi-Annual Research & Refereed Journal
Published by
Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of Karachi
SZIC
الثقافة الإسلامية
ISSN (Print) : 1813-775X
ISSN (Online) : 2663-1709

کردار اوراہل فقہ کی ذمہ داریاں،ایک تحقیقی جائزہ سوشل میڈیاکاجدید دور میں منفی

THE NEGATIVE ROLE OF MODERN SOCIAL MEDIA AND THE RESPONSIBILITIES OF THE PEOPLE OF JURISPRUDENCE, A RESEARCH REVIEW.

Anza Muhammad Ibrahim
Lecturer, Education and Literacy Department, Government of Sindh
Email: binteibrahim29@gmail.com

Dr. Wasi Fasih Butt
Assistant Professor, Hamdard University, Karachi
Email: wasiefasih@hotmail.com

Abstract
Muslims in the present era are facing extremely difficult situations worldwide. The condition of Muslims is pitiable. Islam, because it came to unify all of humanity around the central concept of monotheism and to unite scattered tribes, showed the world an exemplary form of humanity, where people started sacrificing their lives for each other and began considering spending on each other as their fortune. The teachings of Prophet Muhammad (peace be upon him) had such an impact that all Muslims became like one body, each part strengthening the other. However, why is it that all Muslims are at odds with each other in the present era? The nation that was supposed to be the cornerstone for spreading the message of Islam throughout the world is now itself plagued by division and discord. In countries where Muslims are a minority, they face extreme oppression and injustice. Every day, Muslims are harassed in new ways,

sometimes by enacting new laws to label Muslims as terrorists, and sometimes by posing them as a threat to the security of the country. Additionally, there are countless other calamities that have made the Muslim Ummah (community) distressed today. This is a vast topic with various aspects, and it is difficult to cover all these aspects in one article. However, one of the burning reasons for the present era's turmoil is social media, which is hollowing out the Muslim community from within. Negative aspects of social media are discussed under this heading, followed by a discussion on the need for the services of Islamic jurisprudence scholars in the future.

تعارف موضوع

مسلمان دور حاضر میں بے انتہا سنگین حالات سے دوچار ہیں مسلمانوں کی حالت قابل رحم ہے دور حاضر میں مسلمانوں کی حالت دنیا کے ہر خطے میں ابتر ہے دین اسلام چونکہ تمام انسانیت کو ایک مرکز توحید پر جمع کرنے آیا تھا اور منتشر قبائل کو یکجا کرنے آیا تھا تو دنیا نے انسانیت کی وہ اعلی مثال دیکھی جس پر تاریخ شاہد ہے کہ خون کے پیاسے ایک دوسرے پر جان نثار کرنے لگے اور ایک دوسرے پر مال خرچ کرنے کو اپنی سعادت سمجھنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا یہ اثر تھا کہ تمام مسلمان یکجان ہو گئے گویا ایک جسم کی مانند جس کا ہر حصہ دوسرے حصے کی مضبوطی کا سبب ہوتا ہے مگر کیا وجہ ہے کہ تمام مسلمان عصر حاضر میں آپس میں دست و گریباں ہیں وہ امت جسے بنیان مرصوص بن کر تمام دنیا میں اسلام کے پیغام کی تبلیغ کرنی تھی وہ آج خود افتراق و تشتت کا شکار ہے۔ جس ملک میں مسلمانوں کی اقلیت ہے وہاں پر مسلمانوں پر ظلم و ستم کی انتہا ہے، روز بروز ایک نئے طریقے سے مسلمانوں کو ہراساں کیا جاتا ہے تو کہیں نئے قانون بنا کر مسلمانوں کو دہشت گردوں کے القاب سے نوازا جارہا ہے تو کہیں انھیں ملک کی سالمیت کے لیے خطرہ بتا کر زدوکوب کیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ بے انتہا ایسے مصائب ہیں جن سے آج امت مسلمہ دوچار ہے یہ ایک وسیع موضوع ہے جس کے مختلف پہلو ہیں اور ان تمام پہلوؤں کا احاطہ واحد مضمون میں کرنا دشوار ہے مگر ایک سوزدروں وجہ عصر حاضر کا سوشل میڈیا ہے جو مسلمانوں کی نسل کو دیمک کی مانند اندر سے کھوکھلا کر رہا ہے اس عنوان میں سوشل میڈیا کے منفی پہلوں کو زیر بحث لایا گیا ہے اور اس کے بعد مستقبل میں فقہ اسلامی کے اعتبار سے اہل فقہ کی کن خدمات کی ضرورت ہے اس کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔

سوشل میڈیا ایک آن لائن پلیٹ فارم ہے جسے لوگ استعمال کرتے ہیں۔ سوشل نیٹ ورک یا دوسرے لوگوں کے ساتھ سماجی تعلقات استوار کریں۔ جو ایک جیسے ذاتی یا کیریئر کے مفادات، سرگرمیوں، پس منظر یا حقیقی زندگی کے روابط۔ سماجی اثرات نوجوانوں پر نیٹ ورک اہم ہے۔ بنتا جارہا ہے۔ تیزی سے واضح ہے کہ سوشل نیٹ ورکس کا حصہ بن چکے ہیں۔ لوگوں کی زندگی. بہت سے نوعمر لوگ ان کا استعمال کر رہے ہیں۔ ٹویٹس چیک کرنے کے لیے لیپ ٹاپ، ٹیبلیٹ کمپیوٹرز اور سمارٹ فونز اور ان کے دوستوں اور خاندان سے اسٹیٹس اپ ڈیٹس۔ کی وجہ سے ٹیکنالوجی میں ترقی، لوگوں کو قبول کرنے کے لیے دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ مختلف طرز زندگی. سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس نوجوانوں کی مدد کر سکتی ہیں۔ لوگوں کو سماجی طور پر زیادہ قابل بننے کے لئے. سوشل میڈیا ایک ہے۔ ڈیٹا مواصلات کی ویب پر مبنی شکل۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم صارفین کو بات چیت کرنے، اشتراک کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ معلومات اور ویب مواد تخلیق کریں۔ سوشل میڈیا کے پاس ہے۔ مختلف شکلیں، بلاگز، مائیکرو بلاگز، وکی، سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس، فوٹو

شیئرنگ سائٹس، فوری پیغام رسانی، ویڈیو شیئرنگ سائٹس، پوڈکاسٹ، ویجٹ، ورچوئل دنیا، اور زیادہ. دنیا بھر میں اربوں لوگ استعمال کرتے ہیں۔ معلومات کا اشتراک کرنے اور رابطے بنانے کے لیے سوشل میڈیا۔[۲] انفرادی سطح پر، سوشل میڈیا ہمیں اجازت دیتا ہے۔ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے رابطہ کریں، علم حاصل کریں۔ نئی چیزوں کے بارے میں، اپنی دلچسپیوں کو فروغ دیں، اور تفریح کریں۔ پیشہ ورانہ سطح پر، ہم سوشل میڈیا کا استعمال کر سکتے ہیں۔ کسی خاص شعبے میں اپنے علم کو وسعت یا وسعت دیں۔ دوسرے کے ساتھ جڑ کر ہمارا پیشہ ورانہ نیٹ ورک بنائیں ہماری صنعت میں پیشہ ور افراد۔ کاروباری سطح پر، سماجی میڈیا ہمیں اپنے سامعین کے ساتھ بات چیت کرنے کی اجازت دیتا ہے، کسٹمر کی رائے حاصل کریں، اور اپنے برانڈ کو بلند کریں۔

مقبول سوشل میڈیا سائٹس:

فیس بک

یہ انٹرنیٹ پر سب سے بڑا سوشل میڈیا نیٹ ورک ہے، دونوں صارفین کی کل تعداد اور نام کی شناخت کے لحاظ سے۔ فیس بک ۴ فروری 2004 کو وجود میں آئی۔ فیس بک ۱۲ سال کے اندر اندر جمع کرنے میں کامیاب ہے 1.59 بلین سے زیادہ ماہانہ فعال صارفین اور یہ خود بخود اسے بہترین ذرائع میں سے ایک بنا دیتا ہے۔ دنیا بھر کے لوگوں کو اپنے ساتھ جوڑنا کاروبار[۳] یہ پیش گوئی ہے کہ ۱ملین سے زیادہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار تشہیر کے لیے پلیٹ فارم کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کا کاروبار۔

twiter

ہم سوچ رہے ہوں گے کہ ہماری پوسٹس کو ۱۴۰ تک محدود کر دیں۔ کردار ہمارے کاروبار کی تشہیر کا کوئی طریقہ نہیں ہے، لیکن ہم کریں گے۔ یہ جان کر حیران رہ جائیں کہ سوشل میڈیا کا یہ مرحلہ اور بھی ہے۔ 320 ملین سے زیادہ فعال ماہانہ صارفین جو استعمال کر سکتے ہیں۔ معلومات کو منتقل کرنے کے لیے ۱۴۰ حروف کی حد۔ کاروبار ٹویٹر کا استعمال ممکنہ کلائنٹس کے ساتھ بات چیت کے لیے کر سکتے ہیں، جواب دیں۔ سوالات، تازہ ترین خبریں جاری کریں اور ایک ہی وقت میں استعمال کریں۔ مخصوص سامعین کے ساتھ ہدف بنائے گئے اشتہارات۔ ٹویٹر کی بنیاد رکھی گئی۔ 21مارچ۲۰۰۶ کو، اور اس کا صدر دفتر سان میں ہے۔ فرانسسکو، کیلیفورنیا۔

Google+

Google+ ان میں مقبول سوشل میڈیا سائٹس میں سے ایک ہے۔ دن. اکیلے اس کی SEO قدر اسے کسی کے لیے بھی استعمال کرنے والا ٹول بناتی ہے۔ چھوٹا کاروبار .
Google+ کو ۱۵ دسمبر کو آگے بڑھایا گیا، 2011، اور ۴۱۸ کی فہرست میں شامل ہونے والے بڑے اتحاد میں شامل ہوئے ہیں۔ دسمبر ۲۰۱۵ تک متحرک ملین کلائنٹس۔

یوٹیوب

YouTube: سب سے بڑا اور سب سے مشہور ویڈیو پر مبنی آن لائن نیٹ ورکنگ سائٹ-۱۴ فروری کو قائم کی گئی تھی، 2005،
پے پال کے تین پچھلے کارکنوں کے ذریعے۔ یہ بعد میں تھا نومبر ۲۰۰۶ میں گوگل نے ۶۵ء۱ بلین ڈالر میں خریدا۔ YouTub کے پاس ہر ایک کے لیے ۱ بلین سے زیادہ سائٹ کے مہمان ہیں۔ ماہ اور دوسرا سب سے مشہور انٹرنیٹ تلاش کنندہ ہے۔ گوگل کے پیچھے۔

پنٹیرسٹ

Pinterest عام طور پر آن لائن نیٹ ورکنگ میں ابتدائی ہے۔ میدان۔ یہ مرحلہ کمپیوٹرائزڈ اعلان پر مشتمل ہے۔ وہ چادریں جہاں تنظیمیں اپنا مادہ چپکا سکتی ہیں۔ Pinterest نے ستمبر ۲۰۱۵ کو اطلاع دی کہ اس نے ۱۰۰ حاصل کیے ہیں۔ ملین کلائنٹس۔ نجی منصوبے جن کا مقصد مفاد ہے۔ گروپ زیادہ تر خواتین پر مشتمل ہے جو ڈالنا چاہئے۔ Pinterest میں وسائل کیونکہ اس کے مہمانوں کے بڑے حصے ہیں۔

انسٹاگرام

انسٹاگرام ایک بصری آن لائن نیٹ ورکنگ مرحلہ ہے۔ سائٹ کے پاس ہے۔ 400 ملین سے زیادہ متحرک کلائنٹس اور ان کے پاس ہے۔ فیس بک اس کے گاہکوں کی ایک قابل ذکر تعداد اسے استعمال کرتی ہے۔ سفر، فارم، رزق، کاریگری اور کے بارے میں ڈیٹا پوسٹ کریں۔ تقابلی مضامین۔[۲] اسٹیج بھی اسی طرح پہچانا جاتا ہے۔ ویڈیو اور تصویر کے ساتھ اس کے قابل ذکر چینلز جھلکیاں تبدیل کرنا۔ انسٹاگرام کا تقریباً ۹۵ فیصد صارفین فیس بک کا بھی استعمال کرتے ہیں۔

ٹمبلر

Tumblr استعمال کرنے کے لئے سب سے مشکل کے درمیان ایک standout ہے غیر رسمی مواصلات کے مراحل، لیکن ایک ہی وقت میں یہ ایک ہے سب سے زیادہ دلچسپ مقامات کے درمیان اسٹینڈ آؤٹ۔ اسٹیج چند متنوع پوسٹ گروپس کی اجازت دیتا ہے، بشمول حوالہ پوسٹس، بات چیت پوسٹس، ویڈیو اور تصویری پوسٹس اور اس کے علاوہ آواز پوسٹس، لہذا آپ کو کبھی بھی مادہ کی قسم میں مجبور نہیں کیا جاتا ہے جسے آپ بانٹ سکتے ہیں۔[۴] ٹویٹر کی طرح، ریبلاگنگ، جو ہے ریٹویٹ کرنے سے زیادہ مشابہت، تیز اور آسان ہے۔ لمبی رینج غیر رسمی مواصلاتی سائٹ کی طرف سے قائم کیا گیا تھا فروری ۲۰۰۷ میں ڈیوڈ کارپ اور اس وقت اس سے زیادہ ہے۔ 200 ملین سائٹس۔

سنیپ چیٹ

اسنیپ چیٹ ایپلیکیشن ٹریننگ آئٹم کو مطلع کرنے والی ایک تصویر ہے۔ ریگی براؤن، ایوان سپیگل اور بوبی نے بنایا تھا۔ مرفی جب اسٹینفورڈ میں زیر تعلیم تھے۔ یونیورسٹی[۵] درخواست مستند تھی۔ ستمبر ۲۰۱۱ میں، اور ایک محدود صلاحیت کے اندر فارغ کر دیا گیا۔ وقت پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے وہ بہت زیادہ معمول کا اندراج کر رہے ہیں۔ مئی ۲۰۱۵ تک ۱۰۰ ملین روزانہ متحرک کلائنٹس میں سے۔ ہر سوشل میڈیم کلائنٹ کا ۱۸ فیصد سے زیادہ استعمال کرتا ہے۔ سنیپ چیٹ۔

واٹس ایپ

واٹس ایپ میسنجر ایک کراس پلیٹ فارم فوری پیغام رسانی ہے۔ اسمارٹ فونز، پی سی اور ٹیبلٹس کے لیے کلائنٹ۔ یہ درخواست تصاویر، متن، دستاویزات بھیجنے کے لیے انٹرنیٹ کنکشن کی ضرورت ہے، دوسرے صارفین کے لیے آڈیو اور ویڈیو پیغامات جن کے پاس ایپ ہے۔ ان کے آلات پر انسٹال ہے۔ جنوری ۲۰۱۰ میں شروع کیا گیا، واٹس ایپ کو فیس بک نے ۱۹ فروری کو خریدا تھا، ۲۰۰۴، تقریباً ۱۹،۳ بلین ڈالر میں۔ آج، ۱ ارب سے زیادہ لوگ اپنے ساتھ بات کرنے کے لیے انتظامیہ کا استعمال کرتے ہیں۔ ساتھی، دوست اور خاندان اور یہاں تک کہ کلائنٹس۔

نوجوانوں پر میڈیا انتہائی خطرناک اور منفی اثرات

سائبر غنڈہ گردی

سائبر غنڈہ گردی سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جیسے کہ فیس بک، واٹس ایپ، میسجنگ، آن لائن کمیونٹیز، ڈسکشن تھریڈز اور فورمز وغیرہ پر انٹرنیٹ کے استعمال کے ذریعے لوگوں کو دھونس دینا ہے۔ اس میں ناگوار تبصرے، متن یا تصاویر،gifs ، اینیمیشن، آڈیو یا ویڈیوز بھیجنا شامل ہے تاکہ وصول کنندہ یا وصول کنندگان کی تذلیل، دھمکانا اور ان کا مذاق اڑایا جا سکے۔ سائبر غنڈہ گردی مزید کئی شکلیں لے سکتی ہے جیسے ٹرولنگ، سائبر اسٹالنگ، نفرت انگیز تقریر، وغیرہ۔ موجودہ دور تقریباً ہر فرد کو سوشل میڈیا آؤٹ لیٹس کے ذریعے آزادانہ اور کھلے طور پر اظہار خیال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی زیادہ تر لوگ تنقید کو وقار کے ساتھ لینے میں زیادہ اچھے نہیں ہیں اور وہ تنقید کرنے والے پر ممکنہ حد تک جارحانہ انداز میں حملہ کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا کے نوجوان صارفین میں نفرت انگیز تقاریر کی تلاش کا رواج بہت زیادہ پایا جاتا ہے صبر اور تجربہ کی کمی نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر نفرت انگیز تقاریر کا مجرم بناتی ہے۔ سائبر قوانین اور ملک کے بارے میں معلومات کی کمی کی وجہ سے نتائج سے سراسر ناواقفیت کچھ نوجوانوں کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر غیر حساس اور متعدی نفرت انگیز تقاریر اور تبصرے کرتے ہوئے بے قاعدہ اور لاپرواہ رویہ اختیار کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ ٹرولنگ سائبر دھونس کی ایک اور قسم ہے جو عصر حاضر میں دیکھی جا سکتی ہے۔ یہ کسی شخص کو سوشل میڈیا پر اس کی طرف سے کہی گئی کسی چیز کے لیے یا تو اس کے پیروکاروں یا مخصوص سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر دوسرے لوگوں کے ذریعے اس شخص کو ذلیل کرنے اور/یا اسے دھمکی دینے کی کوشش میں نشانہ بنانا ہے۔ سائبر اسٹالنگ بھی سائبر دھونس کی ایک قسم ہے، جہاں مجرم مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے کسی شخص کی ذاتی جگہ اور ذہنی سکون پر حملہ کرتا ہے یا اسے دھمکی دیتا ہے۔ بعض اوقات اس طرح کی سائبر اسٹالنگ اور ہراساں کرنا ذلت اور ذہنی پریشانی کے خوف سے شکار کے ذریعہ 'خودکشی' جیسے سنگین نتائج کا باعث بنتا ہے۔ مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے فراہم کردہ گمنامی کی خصوصیت سائبر دھونس کو کافی حد تک سہولت فراہم کرتی ہے۔ کسی کے لیے مجرم کی شناخت کرنا بہت مشکل ہے اور انہیں انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ سوشل میڈیا پر ابھی بھی جوابدہی کا فقدان ہے اور ایسی صورت میں، بدمعاشوں کے لیے یہ آسان ہے کہ وہ دوسروں کی زندگیوں پر پڑنے والے سنگین نتائج پر غور کیے بغیر سوشل میڈیا پر اپنے غیر منظم اور خطرناک رویے کو جاری رکھیں۔ سائبر بلینگ آف ٹرن ان نوجوانوں میں احساس کمتری کا باعث بنتی ہے جو ان غنڈوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ نفرت انگیز تقریر اور ٹرولنگ جیسی سائبر بدمعاشی کے شکار اکثر اس سوشل میڈیا پلیٹ فارم کو مزید استعمال کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ ایسے نوجوان جو کسی نہ کسی قسم کی سائبر بدمعاشی کا شکار ہوتے ہیں جذباتی طور پر الگ تھلگ ہو جاتے ہیں اور اپنے خوف اور برے تجربات کا اظہار کرنے میں خوفزدہ ہوتے ہیں اس خوف سے کہ اگر ان کا مذاق اڑایا جائے گا۔

رازداری کو خطرے میں ڈالنا

سوشل میڈیا نے اپنی زندگی میں ہونے والی ہر چیز اور ہر چیز کو شیئر کرنا ممکن اور آسان بنا دیا ہے۔ نوجوانوں کی اپنی پوری زندگی سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس پر شیئر کرنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ مزید برآں، ہر وہ ایپلی کیشن جسے ٹیک سیوی نوجوان نسل اپنے اینڈرائیڈ ڈیوائسز یا کمپیوٹرز پر ڈاؤن لوڈ یا انسٹال کرتی ہے یا دیگر اہم معلومات تک رسائی حاصل کرنے کی اجازت طلب کرتی ہے، جیسے کہ کسی کے رابطے کی تفصیلات، اسٹوریج کی اجازت، مقام تک

رسائی، وغیرہ۔ بعض ایپلی کیشن یہاں تک کہ اجازت طلب کرتی ہے۔ کیمرے اور مائیک تک رسائی حاصل کرنے کے لیے۔ ان میں سے زیادہ تر ایپلی کیشنز کام نہیں کریں گی اگر یہ اجازتیں نہیں دی گئیں۔ چونکہ سوشل میڈیا کے زیادہ تر صارفین یا صارفین نوجوان ہیں اور ان کے پاس تجربے کی کمی ہے اور وہ ان خطرات کو نہیں سمجھتے جو کسی کی نجی معلومات کو غیر مجاز اور بدنام لوگوں اور تنظیموں تک پہنچانے سے وابستہ ہیں۔ یہ ان نوجوانوں کو کمزور بناتا ہے اور اکثر اوقات بعض سائبر جرائم کا شکار ہوتے ہیں، جیسے جعل سازی - جہاں ای میل وصول کرنے والے کو ای میل کے اصل ماخذ کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔پیغام کو استعمال کرنے کے لیے تقریباً ہر سوشل نیٹ ورکنگ سائٹ کو لاگ ان کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح کے ایک میں صارف کیس کا ایک اکاؤنٹ ہونا ضروری ہے اور آخر کار اس کا میل آئی ڈی شیئر کرنا پڑے گا۔ بدنام عناصر اس طرح نوجوانوں کو آسانی سے شکار کر سکتے ہیں، کیونکہ وہ آسانی سے بے وقوف بن جاتے ہیں اور اس طرح کی میلز پر یقین رکھتے ہیں۔اصل ماخذ سے ہونا اور دوسری سوچ کے بغیر نجی اور اہم شیئر کرنافراہم کردہ فارم میں اپنے بارے میں معلومات یا تفصیلات۔ کبھی کبھی ای میل کا بنیادی مقصد جعل سازی وصول کنند گان کو کھولنے کے لیے، اور ممکنہ طور پر میل کا جواب دینا ہے۔ جو خطرہ ہو سکتا ہے بلیک میل، التجا، یا کوئی دوسرا خطرہ جو انہیں کسی طرح ڈرا سکتا ہے۔ب (سپیمنگ - مختلف خودکار پروگرام جو ای میل ایڈریسز اور ان کی مدد سے اسے حاصل کرتے ہیں۔ سپیمرز کے لیے پیغام کی تقسیم کی فہرست بنانا اور نمبر بھیجنا آسان ہو جاتا ہے۔ میلز یاممکنہ جوابات حاصل کرنے اور جوڑ توڑ کی امید کے ساتھ ایک ساتھ پیغامات رابطہ کی تفصیلات، بینک کی تفصیلات، کام سے متعلق قیمتی معلومات فراہم کرنے میں جواب دہندہ معلومات وغیرہ سپیم کو عام طور پر جنک میل کہا جاتا ہے، کیونکہ تکنیکی طور پر وہ یہی ہیں۔یہ نہ صرف نوجوانوں کا وقت ضائع کرتے ہیں، بلکہ انہیں طرح طرح کی بیماریوں کا شکار بھی بناتے ہیں۔ آن لائن گھوٹالے اور جعلسازی۔ چونکہ نوجوان اتنے عقلمند نہیں ہیں کہ پہلے دو بار سوچیں۔کسی بھی میل یا پیغام کا جواب دینا اور انٹرنیٹ سبھی عوامی ہیں لہذا یہ عملی طور پر قریب ہے۔اس کی روک تھام ناممکن ہے .سپیمنگ صرف ای میلز تک محدود نہیں ہے، تبصرہ سپیمنگ بہت ہے۔فیس بک پر بہت زیادہ مروج ہے، جہاں کوئی غیر ضروری اور غیر متعلقہ تبصرے دیکھ سکتا ہے۔تبصرے والے حصوں میں پوسٹس، کبھی کبھار ایک یا دوسرا شخص ان کا شکار ہو جاتا ہے۔پیغامات کی سپیمنگ بھی واٹس ایپ اور دیگر میسنجرز پر ایک مسئلہ ہے۔ اگرچہ کئی ایپلیکیشنز اب ایسے پیغامات کو سپیم کے طور پر رپورٹ کرنے کا اختیار فراہم کرتی ہیں۔ سب سے زیادہ میں سے کچھ سوشل میڈیا سپیمنگ کی عام قسم کی ورڈ اور میگا ٹیگ سٹفنگ، مرر ویب سائٹس،پوشیدہ لنکس یا ہائپر لنکس، غیر مطلوب صفحہ ری ڈائریکٹ، گیٹ وے یا دروازے کے صفحات، لنک سپیمنگ،کوڈ کی تبدیلی، وغیرہ سائبر اسٹالنگ - وہ نوجوان جو سوشل میڈیا پر نئے ہیں شاید ہی کوئی والدین کے لیے وہاں نہ ہو۔بہت چھوٹی عمر سے ہی اپنے بچوں کو اسمارٹ فون فراہم کرتے ہیں، جو انہیں مصروف رکھتا ہے یا مصروف ہیں اور وہ اپنے کاروبار کو معمول کے مطابق جاری رکھ سکتے ہیں۔ سائبر سٹاکنگ ایک اور قسم کا خطرہ ہے۔نوجوانوں کے سوشل میڈیا کے استعمال سے منسلک۔ یہ ایک سنگین جرم ہے جہاں مجرم کے ذریعے اپنے شکار کو ہراساں کرتا ہے یا دھمکی دیتا ہے۔ مختلف قسم کے سائبر کمیونیکیشن ٹولز۔ کے برعکس اسپیمنگ سائبر اسٹاکنگ ایک وقت میں ایک ہی شکار پر توجہ مرکوز کرتی ہے اور فطرت میں زیادہ خطرناک ہے۔مجرم مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے اپنے شکار پر حملہ کر سکتا ہے۔فیس بک، انسٹاگرام، فوری پیغام رسانی، واٹس ایپ، ای میلز، ٹیکسٹ میسجز یا کوئی اور آن لائن طریقہ بعض اوقات یہ آن لائن خطرہ سنگین حقیقی زندگی کو بھی خطرناک بنا دیتا ہے، جہاں مجرم، اس کا خیال حاصل کرنے کے لیے

متاثرہ کا مختلف پلیٹ فارمز پر اس کے سوشل میڈیا پروفائلز کے ذریعے مطالعہ کرتا ہے۔اصل زندگی میں اس پر حملہ کرنے یا اسے نقصان پہنچانے سے پہلے ان کا ٹھکانہ۔ زیادہ تر کے بعد سے نوجوانوں کے پاس بہت تفصیلی آن لائن پروفائل ہوتا ہے اور وہ اپنے دن کی سب سے چھوٹی تفصیلات بھی پوسٹ کرتے ہیں۔سوشل میڈیا پر آئے روز کے واقعات، اس لیے مجرم کے لیے اس کی پیروی کرنا آسان ہو جاتا ہے۔شکار اور جرم میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ ایسا خطرہ نوجوان متاثرین کو خود کو الگ تھلگ کرنے پر مجبور کرتا ہے۔دوسروں سے، یہاں تک کہ ان کے اپنے خاندانوں سے اور ان کے اعتماد اور ذہنی سکون کو مار ڈالتا ہے۔ یہ ہراساں کرنا اور ذہنی اذیت ان کے کام میں ان کی پیداواری صلاحیت کو متاثر کرتی ہے۔ یہ ایک سماجی بھی بناتا ہے نوجوان سوشل میڈیا صارفین کے درمیان عدم اعتماد، کیونکہ ان نوجوان نوعمروں کے پاس صرف حقیقی ہے۔ان کے آن لائن رابطوں سے رابطہ کریں اور جب ان کے ذریعے دھوکہ دیا جائے تو وہ حقیقی دنیا کو سمجھتے ہیں۔ایک جیسا ہو اس کی وجہ سے ایسے نوجوان حقیقی زندگی میں بھی کسی بھی قسم کے رابطے سے گریز کرتے ہیں۔غلط استعمال یا دھوکہ دہی کا خوف۔حقیقی دنیا سے زیادہ ورچوئل دنیا کی طرف مائل ہیں - آپس میں ایک قسم کی دوڑ ہے۔نوجوان ہر چیز کو آن لائن پوسٹ کریں، یا تو اپنے فیس بک اکاؤنٹس یا یوٹیوب اکاؤنٹس، یہاں تک کہ آج کل انسٹاگرام۔ لیکن ایسا کرتے وقت وہ اپنی زندگی کی اہم حرکتوں سے محروم رہتے ہیں۔یا ان کے آس پاس والے۔ خاندان میں کوئی اہم واقعہ ہوتا ہے اور زیادہ تر نوجوان ہوتے ہیں۔اس کے بجائے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر ویڈیوز پوسٹ کرنے پر توجہ مرکوز کی۔اصل میں اس لمحے میں وہاں ہونا .فرض کریں، کوئی تعلیمی سیمینار یا ورکشاپ ہو رہی ہے۔کالج یا یونیورسٹی میں، لیکن زیادہ تر طلباء اسی کی ویڈیوز اپ لوڈ کرنے میں مصروف ہیں۔بجائے اس کے کہ سننے والے کا کیا کہنا ہے یا وہ کیا سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اکثر اپنے خاندان کے افراد کو اپنے سوشل نیٹ ورکنگ اکاؤنٹس سے بلاک کر دیتے ہیں،صرف ان کو یہ جاننے سے روکنے کے لیے کہ وہ وہاں کیا کر رہے ہیں کیونکہ اس سے وہ ان میں داخل ہو سکتے ہیں۔ان کے گھروں میں کچھ پریشانی۔ لیکن یہ تقریبا ہمیشہ ان پر الٹا فائر کرتا ہے کیونکہ تمام کے علاوہ احمقانہ چیزیں جن کے بارے میں وہ نہیں چاہتے کہ ان کے گھر والوں کو، والدین یا سرپرستوں کو بھی معلوم ہو۔بچے کس چیز میں مشغول ہیں یا کس سے بات کر رہے ہیں اس کے بارے میں کوئی معلومات حاصل نہ کریں۔کو نوجوان اتنے سمجھدار نہیں ہیں کہ ان کے لیے کیا اچھا ہے اور اس کے بعد کیا ہے۔سوشل میڈیا گمنام ہونے کی آسان خصوصیت فراہم کرتا ہے جسے تلاش کرنا ہمیشہ مشکل ہوتا ہے۔کسی بھی بدتمیزی یا حادثے کا ماخذ جو ہوتا ہے۔ کم از کم ایک ہی تلاش کر سکتا ہے۔ایک خاص جرم کے بعد مجرم پہلے ہی ہو چکا ہے اور اس کے بغیر اسے روکنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔یہ جانتے ہوئے کہ ان کے بچوں کے ساتھ ایسا کچھ ہو رہا ہے۔نوعمر سال سے لے کر وسط بیس کی دہائی ایک ایسی کمزور عمر ہے اور اس دوران نوجوانوں کو جن مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ان کی زندگی کے اس مرحلے کو ان کے خاندان کے افراد سے خطاب کرنے کی ضرورت ہے جو انہیں بہت سمجھتے ہیں۔ٹھیک ہے لیکن یہ فیصلہ ہونے کے خوف سے نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ان پر گرفت کرنے کے لیے سیٹ آن لائن ٹریپس کے ساتھ پردے کے پیچھے بیٹھے ہوئے گدھوں کی مخصوص اقسام کے سامنے نوجوان اگر اور جب موقع دیکھتے ہیں۔ ایسے تعاملات بعض اوقات زندگی ثابت ہوتے ہیں۔دھمکیاں دینا اور نوجوانوں میں مزید عدم تحفظ کا احساس پیدا کرنا۔ اس طرح ایک پیچیدہ نوجوانوں کو حقیقی انسانوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے بھی روکتا ہے۔نوجوان اکثر ڈپریشن، اضطراب کا تجربہ کرتے ہیں کیونکہ فوموبعنی خوف کے اثرات غائب ہونے کےلوگ ہمیشہ اس بات کے بارے میں فکر مند رہتے ہیں کہ وہ سماجی طور پر کہاں کھڑے ہیں، اور یہ سوچ

انہیں سامان کی تلاش کے لیے تعلق کو برقرار رکھنے کے لیے مسلسل خوف میں مبتلا رکھتی ہے۔ یہ صرف کھو جانے کا خوف نہیں ہے، بلکہ اس چیز کے کھو جانے کا خوف ہے جس کا ہر کوئی حصہ ہے۔ چھوڑے جانے کا خوف؟ نوجوان مسلسل اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو اس ڈر سے چیک کرتے اور دوبارہ چیک کرتے رہتے ہیں کہ اگر وہ ایسا نہ کریں تو شاید وہ کوئی بہت اہم یا دلچسپ چیز کھو بیٹھیں جبکہ باقی سب اس کا حصہ بن جائیں گے۔ یہ تقریباً نوجوانوں کے ذہنوں میں تناؤ کے ساتھ ساتھ خوف کے احساس کو اس حد تک مار دیتا ہے کہ وہ اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو درحقیقت ضرورت سے زیادہ بار چیک کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ مزید برآں، نوعمر اور نوجوان پوری طرح سے امید کرتے ہیں کہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر کچھ دلچسپ ہونے والا ہے اور وہ کئی بار مایوس ہوتے ہیں۔ گمشدگی کا خوف کچھ نوجوانوں کو سوشل میڈیا کی لت کی سخت گرفت میں چھوڑ دیتا ہے۔ سوشل میڈیا بیماری اور علاج دونوں کی طرف نکلتا ہے، جیسا کہ ایک جیسے ہی کوئی نوجوان آن لائن کچھ پوسٹ کرتا ہے، یا تو اپنے انسٹاگرام یا فیس بک اکاؤنٹ پر اسے یا وہ امید کرتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ لائکس شیئرز ایک مشترکہ ذریعہ ہو اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ وہ اس پوسٹ کو بار بار چیک کرتا رہے اور دوبارہ چیک کرتا رہے، تقریباً ایک مجبوری کی طرح۔ اور جب کسی خاص پوسٹ کو لائکس یا دیگر جوابات نہیں ملتے جس کی ان سے توقع کی جاتی ہے، تو نوجوان بے چینی اور احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ وہ سوچتے رہتے ہیں کہ اس حقیقت کے پیچھے کیا وجہ ہوسکتی ہے اور خوف ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں اور قدر کرنے والوں سے محروم ہوجائیں گے۔اور اس کے نتیجے میں ڈپریشن اور اضطراب تنہائی کے احساس کا باعث بن سکتا ہے، اور کسی شخص کی ذہنی صحت کو مزید خراب کر سکتا ہے۔ ایک فرد کسی بھی وقت متعدد سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس پر ہوتا ہے، اور ان میں سے ہر ایک پر اپنی موجودگی برقرار رکھنے کے لیے، وہ اپنے وقت کا ایک بڑا حصہ ان سائٹس پر صرف کرتا ہے، کیونکہ اگر ان سائٹس پر باقاعدہ مصروفیات نہ کی جائیں تو یہ ہوسکتا ہے۔ مقبولیت اور توجہ کھونے کے نتیجے میں .زیادہ تر سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس پر لائیو فنکشنز نے اب ان پلیٹ فارمز کے صارفین کو پہلے سے زیادہ فعال بنا دیا ہے۔ کوئی بھی تقریب ہو، پارٹی، گیم، سماجی اجتماع، سیمینار، ورکشاپ وغیرہ، نوجوان فیس بک یا انسٹاگرام لائیو کرنے کے خواہشمند ہیں بجائے اس کے کہ اس لمحے کو حقیقت میں کچھ سیکھنے کے لیے استعمال کریں یا ممکنہ منفی یا مثبت کو مدنظر رکھتے ہوئے معیار اور صداقت کو جمع کریں۔ کسی بھی واقعے، واقعے یا حادثے کے اثرات۔ ایک اہم ایونٹ کا لائیو سٹریم کرنے کا موقع ضائع کرنے کا خوف اور تناؤ نوجوانوں کو اپنے کنارے پر رکھتا ہے۔ سوشل میڈیا فومو کا سبب بنتا ہے اور ساتھ ہی حقیقت میں صارفین کو چیزوں سے محروم کر دیتا ہے۔

اگر کوئی نوجوانوں پر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے اثرات اور اثرات کے منفی پہلو پر روشنی ڈالتا ہے، تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایسے پلیٹ فارمز کے ارد گرد موجود خطرات اور خطرات کے لیے کمزور اور حساس ہیں۔ سوشل میڈیا ایک بالکل نیا علاقہ ہے لیکن نوجوانوں کی طرف سے سب سے زیادہ دریافت کیا جاتا ہے۔ کوئی بھی نئی اور بے پناہ صلاحیتوں پر مشتمل اس کے منفی پہلوؤں پر صحیح طریقے سے غور کرنے کے لیے مطالعہ اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے اور کیا وہ اس کے پیش کردہ فوائد سے کہیں زیادہ ہیں۔ اسی طرح سوشل ایک انقلابی ایجاد تھی اور جب فیس بک وجود میں آئی تو کسی کو نہیں معلوم تھا کہ ایک دن یہ ٹیلی ویژن اور اخبار جیسے مین اسٹریم میڈیا پلیٹ فارمز کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہوگی۔ اب ہر تنظیم، حکومتیں، افراد اور کاروبار سوشل میڈیا پر اپنی موجودگی

کو زیادہ سے زیادہ صارفین، صارفین یا لوگوں کو راغب کرنا چاہتے ہیں۔ نوجوان ممکنہ مارکیٹ کا مستقبل ہیں اور سوشل میڈیا اس مارکیٹ کو استعمال کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ تنظیمیں بات چیت شروع کرنے یا ان نوجوانوں کو نشانہ بنانے کے لیے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر اپنی موجودگی درج کر رہی ہیں۔ آسان اور منصفانہ رسائی، رابطے، معلومات وغیرہ کی صورت میں جو فوائد سوشل میڈیا فراہم کرتا ہے اسے آج کے ٹیکنالوجیکل دور میں کبھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، لیکن ان فوائد کے ساتھ ساتھ یہ نوجوانوں کو نامعلوم، غیر متوقع اور بے مثال خطرات سے بھی دوچار کرتا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز تک رسائی اور استعمال کرتے ہوئے کسی کو ان خطرات کو تسلیم کرنے کی ضرورت ہے۔

نتائج وسفارشات

- اہل علم مستقبل میں پیش آنے والے فقہی مسائل کی تیاری وقت سے پہلے کرنے کے جدوجہد میں لگیں۔
- ذرائع ابلاغ کے معاملے میں مغرب کی چال کو سمجھنااوراس کے شر سے بچنے کے لیے مسلمانوں کی درست سمت میں راہنمائی کے لیے تیاری*-رہنا۔
- سائنس اور ٹیکنالوجی میں مستقبل میں جو ترقی ہونے والی ہے اس کے اعداد وشمار مرتب کرلیناجن سے اہل علم و فقہاء کرام ان نظائر کو دیکھ کر کوئی ایسالائحہ عمل مرتب کرنے میں کامیاب ہوجائیں جو فقہ اسلامی کی تدوین کے لیے موزوں تر ہو۔

- ہمیں پھر سے اپنے خالق کی طرف رجوع کرنا ہو گا، ہمیں قرآن وسنت پر عمل پیرا ہونا ہو گا۔ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا ہو گا۔ ہمیں پورے طور پر اسلام میں داخل ہونا ہو گا، اسلامی تعلیمات کو عملی زندگی میں اتارنا ہو گا۔ ان شاء اللہ پھر ہمیں دنیاو آخرت کی کامیابی سے کوئی نہیں روک سکتا۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر ہمارے اسلاف کی کامیابی کا راز بتا رہا ہے۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

- ایک مسلمان کے طور پر اللہ تعالیٰ اور ان کے آخری رسولؐ کے احکام و فرامین کے مطابق زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں، اور ایمان وعقائد، فرائض وعبادات، حلال وحرام، باہمی حقوق ومعاملات اور آداب واخلاق کے حوالہ سے قرآن وسنت کی تعلیمات کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ یہ ہمارے لیے پہلا مرحلہ اور دائرہ ہے جس پر سب سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

- ہم اپنے گھروں کو ویرانی سے نکالیں اور انہیں آباد کرنے کی کوشش کریں جو نماز کا ماحول بنانے، قرآن کریم کی تلاوت اور احکام اسلامی پر عمل کرنے سے ہو گا۔

- معاشرے کے متوسط طبقے اور اشرافیہ کے لوگوں میں سے ہر باشعور آدمی کو اپنا کردار ادا کرنا ہو گا۔ اس وقت کرنے کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ تربیت کی ان درست اساسات کو پوری قوت کے ساتھ قوم کے سامنے زندہ کیا جائے جن کو ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ اس مقصد کے لیے نئے ادارے بنائے جائیں۔ جو ادارے بنے ہوئے ہیں وہ اس تربیت کو اپنا مشن بنائیں۔ ادارہ انذار اسی مقصد کے تحت تشکیل دیا گیا ہے اور اپنی حقیر بساط کے مطابق یہ خدمت سرانجام دینے کی کوشش کر رہا ہے۔

- ہم اپنی انگلیاں دوسروں کی طرف اٹھانا چھوڑ دیں اور اپنی ذاتی تربیت کو سب سے بڑا مسئلہ بنائیں۔ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہر شخص دوسرے کی دس ایکڑ زمین پر اسے وہ فصل لگانے کا مشورہ دیتا ہے جسے وہ اپنی دو گز زمین پر لگانے کے لیے تیار نہیں ہے۔ ہمیں سمجھ لینا چاہیے کہ ہمارا دائرہ عمل ہماری ذات، ہمارا خاندان اور وہ جگہیں ہیں جہاں ہم خود موجود ہوں۔ ان کو نظر انداز کر کے ملک وملت کے معاملات پر فکر مند رہنا اور تبصرے وتجزیے کرنا ایک کارلاحاصل ہے.

مصادر ومراجع

(۱) حضرت مولانا مفتی غیاث الدین رحمانی قاسمی صاحب، ناشر: جامعہ اسلامیہ دارالعلوم رحمانیہ، حیدر آباد، انڈیا، ص:۱۵

(۴) حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم محمد ادریس حبان رحیمی چرتھاولی صاحب پی ایچ ڈی،-ماہنامہ نقوش عالم ستمبر ۲۰۱۸ ناشر: حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم محمد ادریس حبان رحیمی چرتھاولی صاحب پی ایچ ڈی۔

(۷) حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم محمد ادریس حبان رحیمی چرتھاولی صاحب پی ایچ ڈی، ماہنامہ نقوش عالم ستمبر ۲۰۱۸

(۸) حضرت مولانا مفتی غیاث الدین رحمانی قاسمی صاحب، ناشر: جامعہ اسلامیہ دارالعلوم رحمانیہ، حیدر آباد، انڈیا، ص:۱۵

(۹) غازی، ڈاکٹر محمود احمد، اسلام کا قانون بین الممالک، ص۳۸، شریعہ اکیڈمی اسلام آباد ۲۰۰۷۔

(۱۰) عطیہ، جمال الدین، تجدید الفقہ الاسلامی، ص۷۵ ت ۱۴۰ دار الفکر بیروت ۲۰۰۰۔

(۱۲) غازی، ڈاکٹر محمود احمد، محاضرات فقہ، ص۵۳۳، الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور ۲۰۰۵۔

(۱۳) ماہنامہ دارالعلوم، شمارہ ۲، جلد: ۹۹، ربیع الثانی ۱۴۳۶ ہجری مطابق فروری ۲۰۱۵ء۔

(۱۴) عطیہ، جمال الدین، تجدید الفقہ الاسلامی، ص۷۵ ت ۱۴۰ دار الفکر بیروت ۲۰۰۰۔

(۱۵) ماہنامہ دارالعلوم، شمارہ 11 :، جلد: ۱۰۱، صفر-ربیع الاول ۱۴۳۹ ہجری مطابق نومبر ۲۰۱۷ء۔